جلد ۲۶ | مورخہ ۲۲ صفر ۱۳۵۷ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۳۸ء | نمبر ۹۴

غیر مبایعین کی سِلور جوبلی

جس طرح یہ ممکن نہیں۔ کہ مرکزِ احمدیت سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جو بھی تحریک فرمائیں غیر مبایعین کے کیمپ سے اس کے خلاف آواز نہ اٹھائی جائے۔ اور اس پر الٹے پلٹے اعتراض نہ کئے جائیں۔ اسی طرح یہ بھی قریباً قریباً محال ہے کہ جلد یا بدیر غیر مبایعین کے "حضرت امیر" اس کی نقل کرنے پر آمادہ نہ ہو جائیں۔ خواہ وہ نقل کتنی ہی بھونڈی کیوں نہ ہو۔ یہ حقیقت کئی بار مثالوں اور واقعات کے ذریعہ پایۂ ثبوت کو پہونچائی جا چکی ہے۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ آنریبل ڈاکٹر چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب نے جماعت احمدیہ کے دلی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے یہ تحریک فرمائی۔ کہ مارچ ۱۹۳۹ء میں جب کہ خدا تعالیٰ کی اس بہت بڑی نعمت پر پچیس سال پورے ہوں۔ جو خلافت کے نام سے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود میں عطا کی گئی۔ تو اس کے شکرانہ کے طور پر ایک حقیر سی رقم جو کم از کم تین لاکھ ہو۔ حضور کی خدمت میں اس التماس کے ساتھ پیش کی جائے۔ کہ حضور جہاں پسند فرمائیں اسے صرف فرمائیں۔ اس تحریک کا خلافت جوبلی کے نام سے ذکر اخبار میں آنے پر غیر مبایعین کے کیمپ میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔ اور آخر ان کے "سہ روزہ آرگن" پیغام صلح نے اپنے ۸ جنوری کے پرچہ میں ایک طرف تو اسے "قادیانی پیر پرستوں کا نیا کارنامہ" قرار دیا۔ اور دوسری طرف "دین کی ضروریات سے بے اعتنائی" بتاتے ہوئے لکھا:-

"روپیہ جمع ہوگا۔ اور جناب خلیفہ صاحب کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اور وہ اسے اس طریق پر صرف کریں گے جس طرح کہ پہلے قادیان میں تبلیغ اسلام کے نام پر جمع کئے ہوئے روپے کو برباد کیا جاتا ہے۔ افسوس قادیانی دوست پیر پرستی کے نشہ میں دینی ضروریات سے بالکل غافل ہو چکے ہیں۔ صرف پیر کی خوشنودی ان کے مدنظر ہے"

لیکن چند ہی دنوں کے بعد اسی "پیغام صلح" نے اپنے "حضرت امیر" مولوی محمد علی صاحب کا یہ اعلان شائع کیا۔ کہ ہماری جماعت کو بھی لاہور میں قائم ہوئے پچیس سال گزر چکے ہیں۔ ہمیں بھی سلور جوبلی منانی چاہیئے اس طرح جوبلی منانے کی نقل تو اتار لی گئی۔ لیکن یہ طے نہ ہو سکا۔ کہ کس رنگ میں منائی جائے۔ اس کے لئے جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ کی نقل میں ہی ایک مجلس کا انعقاد ضروری سمجھا گیا۔ اگرچہ وہ "مجلس مشاورت" ۱۵۔ اپریل کو منعقد ہو چکی ہے۔ لیکن تاحال اعلان نہیں کیا گیا کہ اس نے جوبلی کی کیا شکل تجویز کی ہے البتہ یہ پتہ لگا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کیا کرانا چاہتے تھے۔ اور اس کے لئے انہوں نے اپنے ۸۔ اپریل کے خطبہ میں کس قدر زور صرف کیا ہے:-

بالفاظ "پیغام صلح" مولوی محمد علی صاحب نے یہ خطبہ اس موضوع پر پڑھا۔ کہ:-

"سلور جوبلی کی تقریب اظہار شکر کا ایک موقعہ اور ذریعہ ہے" اور سارا زور اپنی کتب اور اپنے ترجمہ قرآن کی اشتہار بازی پر صرف کر دیا۔ چنانچہ بار بار کہا۔ جو لٹریچر انہوں نے پیدا کیا ہے۔ اس نے دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ ایک نہ دو بیسیوں ایسے ملک ہیں۔ جہاں کے مسلمانوں پر غفلت و جمود چھایا ہوا تھا۔ وہ عیسائیت کا شکار ہو رہے تھے۔ کہ اس لٹریچر سے وہ سوئے ہوئے مسلمان اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان میں بیداری پیدا ہو گئی" "فلپائن میں محض ہمارے لٹریچر کے ذریعہ ایک اچھی خاصی جماعت پیدا ہو چکی ہے" "کتنے آدمی ہمارے لٹریچر کی وجہ سے دہریت سے نکل کر اسلام کی طرف آئے" "ہمارے انگریزی ترجمۃ القرآن کے مطالعہ سے متاثر ہو کر دہریت سے باہر نکلے" "ہمارے ذریعہ تو لاکھوں کروڑوں انسانوں تک قرآن کا پیغام پہونچ گیا" "ولایت میں جو لوگ ہمارے انگریزی ترجمۃ القرآن کو ایک مرتبہ پڑھ لیتے ہیں۔ ان کے خیالات میں اسلام کے متعلق ایک زبردست تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے"

مطلب یہ کہ مولوی محمد علی صاحب نے مرکز احمدیت سے علیحدگی اختیار کرنے کے بعد جو کتب شائع کی ہیں۔ انہوں نے دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اور ترجمۃ القرآن نے تو دنیا کی کایا ہی پلٹ دی ہے۔ اس لئے اس لٹریچر کی اشاعت کا پہلے سے بھی زیادہ معقول انتظام کرنا چاہیئے:-

اگر اسے خود ستائی پر محمول نہ کیا جائے۔ اور یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو اپنی کتب پر جو کمیشن وصول ہوتا ہے۔ اس میں اس تجویز سے اضافہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تو بھی سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔

کہ خدا تعالےٰ نے مسیح موعود اور مہدی مسعود حضرت مرزا صاحب کو بنا کر بھیجا اور دنیا کو دہریت اور ظلمت سے نکالنے کے لئے آپ کو مبعوث کیا۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ دنیا میں انقلاب وہ لٹریچر پیدا کر رہا۔ اور دہریت کو شکست فاش دے رہا ہو۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر تک نہیں کیا جاتا۔ مولوی محمد علی صاحب نہ صرف یہ مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالےٰ کے برگزیدہ اور راستباز انسان تھے۔ بلکہ ان کا یہ بھی دعوےٰ ہے۔ کہ آپ ہی نے اسلام کو اپنی اصل شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس صورت میں انہیں یہ بھی تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ جو دینی لٹریچر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تیار فرمایا ہے۔ اس سے بڑھ کر مؤثر اور مفید اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ لیکن دینی لٹریچر مہیا کرنے کا اتنا بڑا ادعا کرنے والے اور اسی وجہ سے سلور جوبلی منانے کی تحریک کرنے والے "حضرت امیر" کیا بتا سکتے ہیں۔ کہ قادیان سے علیحدہ ہونے کے بعد انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتنی کتب کا ترجمہ بیرونی ممالک میں شائع کیا ہے۔ اگر کسی کا نہیں تو خود تصنیف کردہ کتب کو اتنی وقعت دینا اور ان کا اس طرح ڈھنڈورہ پیٹنا کچھ بھی وقعت نہیں رکھتا ؛

اس لٹریچر نے دنیا میں کیا انقلاب پیدا کیا۔ یہ تو دور کی بات ہے۔ خود مولوی صاحب کے ساتھیوں اور ان کی "قوم" پر جو اثر کیا ہے۔ اسی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کس قدر مفید اور انقلاب آفرین ہے۔ اس کے لئے ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہنا چاہتے مولوی صاحب موصوف کے ہی الفاظ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جو تھوڑا ہی عرصہ ہوا انہوں نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمائے ؛

مالی قربانی کے ذکر میں کہا۔ ہماری تو یہ حالت ہے کہ ایک چھوٹی سی اپیل کی تھی۔ کہ اپنی آمدنیوں میں سے ایک آنہ فی روپیہ ماہوار دیا کرو۔ کیا معمولی سی بات ہے۔ آمدنی کا سولہواں حصہ راہ خدا پر ...... اس کے دین کی نصرت و اشاعت کے لئے دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن ہم میں سے کئی ایک ہیں جنہیں اس کی بھی توفیق نہیں ؛

نماز ایسے فریضہ کے متعلق کہا :-

"کئی دوست ایسے ہیں۔ جن کے مکان اس مسجد کے قریب ہیں۔ لیکن اس کے باوجود پانچ وقت نماز کے لئے مسجد میں نہیں آتے"

عام حالت کے متعلق کہا :-

"ایک نیک اور ضروری کام کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو بعض دوست لکھ دیتے ہیں۔ کہ ہمیں اس پر شرح صدر نہیں"

یہ سب کچھ کہنے کے بعد مولوی صاحب اپنی "قوم" کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ذرا قادیانی جماعت کیطرف دیکھئے عام مسلمانوں کے سامنے اس کی تعداد کس قدر قلیل ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی خلافت کی جوبلی پر تین لاکھ روپے جمع کرنے کا عزم کیا ہے۔ اور امید ہے کہ یہ رقم جمع بھی کر لیں گے ...... اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس جماعت کے اندر قربانی کی روح موجود ہے۔ اور یہ روح مجدد وقت کی ہی پیدا کی ہوئی ہے"

پس جب مولوی صاحب کا مہیا کردہ لٹریچر اپنوں میں جماعت احمدیہ جتنی بھی "قربانی کی روح" پیدا نہیں کر سکا۔ اور جبکہ ان کے نزدیک "قربانی کی روح اللہ کے ساتھ تعلق رکھے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی" گویا ان کی "قوم" کا اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلق بھی نہیں۔ تو دنیا اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ اور اس کی بناء پر سلور جوبلی منانے کا حق کیونکر حاصل ہو سکتا ہے ؛

چونکہ مولوی صاحب کی آمدنی کا بڑا ذریعہ اس لٹریچر کے ذریعہ حاصل ہونیوالا کمیشن ہے اس لئے وہ ہمیشہ اس بات پر زور دیتے رہتے ہیں کہ اسکی اشاعت زیادہ سے زیادہ کی جائے۔ غالباً یہی مقصد ان کا سلور جوبلی سے بھی ہے ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛ الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس میں جماعت کو ہر قسم کی قربانیاں کرنے اور اپنی مظلومیت کو انتہا تک لے جانے کا ارشاد فرمایا ؛

آج صبح محلہ دارالانوار کی سڑک کو ہموار کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کے ارکان نے مٹی ڈالی۔ اس کام میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے بھی شرکت فرمائی ؛

وقت کی قربانی کا مطالبہ

انبیاء کے ذریعہ جسقدر بھی جماعتیں دنیا میں قائم ہوئی ہیں۔ ان کی ترقی کا راز قربانی تھا۔ ایسی قربانی کہ جس میں ہر چھوٹا بڑا عالم جاہل حصہ لے۔ جو قومی قربانی قرار دی جا سکے کیونکہ انفرادی قربانی کا اثر انفرادی ہوتا ہے۔ لہذا اس اصل کے ماتحت احباب جماعت کے لئے بھی غور کا مقام ہے۔ کہ جب وہ بھی ایک الہٰی سلسلہ کے ساتھ وابستہ ہونے کے مدعی ہیں۔ تو کیوں وہ اپنے اوقات کی قربانی کے لئے مستقل طور پر کمربستہ نہیں ہو جاتے۔ احباب نے تحریک جدید کے ابتدائی سالوں میں جس جوش سے حصہ لیا۔ اب اس میں قدرے سستی معلوم ہو رہی ہے۔ لہذا احباب کی خدمت میں بطور یاد دہانی عرض ہے۔ کہ وہ جس قدر ایام وقف کر سکتے ہوں ان سے دفتر تحریک جدید کو فوراً مطلع فرمائیں تاکہ ان کے لئے مناسب پروگرام تجویز کر کے انہیں اطلاع دی جائے ؛ انچارج تحریک جدید

اعلان :- میں نے بوجہ علالت اپنی ڈاک اور منی آرڈر وغیرہ کا وصول کرنا اپنے بیٹے حکیم مفتی محمد منظور کے سپرد کر دیا ہے۔ حکیم صاحب خطوں کا جواب دیا کریں گے۔ اور احباب کے ... خطوط کی تعمیل کرتے رہیں گے۔ احباب کرام کی اطلاع کے واسطے اعلان کیا گیا۔
مفتی محمد صادق ۱۳ اپریل ۱۹۳۸ء

اَلْكِتَابُ وَالْحِكْمَة

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۱۵۸۔ موسیٰ کی عمر دریا نکالے جانے کے وقت

لوگ کہتے ہیں۔ کہ حضرت موسیٰؑ کی والدہ نے ان کو پیدا ہوتے ہی دریا کے سپرد کر دیا تھا۔ یہ ان کی کرامت تھی۔ کہ انہوں نے فرعون کے ہاں جاکر کسی دائی کا دودھ نہیں پیا۔ چھاتی مونہہ میں لے کر چھوڑ دیتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کی والدہ ان کی دائی بن کر آئیں۔ اس قصہ میں کسی عجائب پسندی کی بات نہیں۔ کیونکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ حضرت موسیٰؑ اتنے بڑے اور ہوشیار ہو گئے تھے کہ ماں کی چھاتی پہچاننے لگے تھے۔ ایک دو دن کی عمر نہ تھی۔ بلکہ کئی مہینے کے تھے۔ قرآن مجید نے یہ قصہ سورہ قصص میں اس آیت سے شروع فرمایا ہے۔ و اوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ خدا نے موسیٰ کی ماں کو وحی کی۔ کہ اسے اپنا دودھ پلائے جا۔ اور چھپائے رکھ۔ یہاں تک کہ جب اتنا بڑا ہو جائے۔ کہ پھر اس کا چھپنا مشکل ہو جائے۔ تو اسے دریا میں بہا دے۔ مثلاً آواز اتنی بلند ہو جائے۔ کہ محلے میں سنائی دے۔ یا لڑکے کی شہرت اتنی ہو جائے۔ کہ پکڑے جانے کا خوف ہو۔ یا مخبری ہو جائے۔ اس وقت اس کو ٹوکرے میں ڈال کر دریا میں ڈال دے۔ بموجب تورات اس وقت بنی اسرائیل اپنی الگ بستی میں رہتے تھے جہاں ایک بچہ کا مخفی رکھنا بہت آسان تھا۔ ٹوکرے کو چاروں طرف مٹی اور رال لگا کر واٹر پروف کر دیا گیا تھا۔ حضرت موسیٰؑ کی عمر اس وقت تین مہینہ کی ہو چکی تھی۔ اس عمر میں کئی ہوشیار بچے ماں کی چھاتی اور غیر عورت کی چھاتی میں خوب تمیز کرنے لگ جاتے ہیں۔ ہمارے مکرم نواب محمد علی خان صاحب کی لڑکی کے لئے ایک دفعہ دودھ پلانے کو دائی بلائی گئی۔ اس وقت لڑکی تین ماہ کی تھی۔ اس نے دودھ لیا ہی نہیں یہاں تک کہ مجبوراً دایہ کو واپس کر دینا پڑا۔ غرض یہ کوئی عجوبہ نہیں۔ بلکہ عام بات ہے۔ اور توریت کا بیان قرآن کے مخالف نہیں۔ مگر ہمارے مفسرین کی عجوبہ پسندی کا کیا علاج؟

۱۵۹۔ قبطی کا قتل

فوکزہ موسیٰ فقضیٰ علیہ ۔ اور۔ فعلتھا اذاً وانا من الضالین۔ وغیرہ آیات سے جو اس قتل کے متعلق ہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ قتل عمد نہ تھا۔ قتل خطا تھا۔ بلکہ کچھ سیلف ڈیفنس بھی تھا یا دوسرے اسرائیلی کا ڈیفنس تھا۔ مگر موسیٰؑ نے پھر بھی اس قصور کے بدلے پورے دس سال کی جلاوطنی اٹھائی۔ پھر جب پہلا فرعون مر گیا۔ اور دوسرا تخت نشین ہوا۔ تو اس کے زمانہ میں واپس تشریف لائے۔ عین ممکن ہے۔ کہ اس وقت ان کے قانون میں دس سال کی جلاوطنی قتل خطاء کی سزا ہوتی ہو۔ یا یہ ہوگا۔ کہ نئے بادشاہ کی تخت نشینی پر سب قصور واروں کو معاف کر دیا جاتا ہوگا۔ چنانچہ ایسے اعلان معافی کے نئے بادشاہ اکثر کیا کرتے ہیں۔ بہرحال قانوناً اس قتل پر کوئی گرفت نہیں ہو سکتی تھی۔ ورنہ عجیب بات ہے۔ کہ فرعون اس قتل کا ذکر تو اپنے دربار میں کیا کرتا تھا۔ مگر موسیٰؑ کو پکڑتا نہ تھا۔ بلکہ ان کو صرف ناشکرا اور احسان فراموش کہہ کر ٹال دیا کرتا تھا۔ (وفعلت فعلتک التی فعلت وانت من الکافرین) اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسے قانونی گرفت حاصل نہ تھی۔ اور اس ملک کے قانون کے موافق دس سال باہر رہ کر ان کا قصور قابل سزا نہ رہا تھا۔

۱۶۰۔ اسمائے آدم

قال یا ادم انبئھم باسمائھم الخ۔ تمام مخلوقات کے نام خدا تعالیٰ نے آدم سے رکھوائے۔ اور آدم نے ان کے وہ نام رکھے۔ جو مسمیٰ کی اصلیت اور جوہر اور کمال اور فائدہ کو ظاہر کرتے تھے۔ یہی خاصیت ہر ابن آدم کی ہے۔ انسان جب بھی کسی چیز کا نام رکھتا ہے تو پہلے اس چیز کی صفت معلوم کرتا ہے۔ پھر اس صفت کو اس کے نام اندر ٹھونس دیتا ہے۔ اس طرح وہ نام اسم بامسمیٰ ہو جاتا ہے۔ تمام اسماء میں انسان علم کی کنجی داخل کر دیتا ہے۔ اور نام سے ہی نام والی چیز کی حقیقت اور خواص ظاہر ہو جاتے ہیں۔ ہر زبان کے الفاظ کو کریدا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ان میں اشیاء کی حقیقت اور اصلیت کو مضمر کر دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس نکتہ کو فرمایا کرتے تھے۔ کہ دیکھو انبیاء کے نام میں ان کے متعلق پیشگوئی یا علم مخفی ہے۔ مثلاً یوسف اس لئے ہے کہ وہ یا اسفیٰ علیٰ یوسف کا محل تھا موسیٰؑ اس لئے کہ وہ پانی سے نکالا گیا تھا۔ مسیح اس لئے کہ وہ سیاح نبی تھا۔ یعقوب کا مفہوم ومن وراء اسحاق یعقوب کی آیت میں من وراء سے ظاہر کیا گیا ہے۔ فضحکت فبشرنٰھا باسحاق۔ اسحاق کا منبع فضحکت ہے۔ اسمٰعیل کی بابت یہ کہ ہاجرہ کی دعا اس کے بارہ میں سنی گئی۔ نوح اس لئے کہ ایک عمر انہوں نے درد دل سے نوحہ کیا۔ مگر بے کار ابراہیمؑ قوموں کا باپ۔ زکریا بہت ذکر کرنے والا۔ اور یحییٰ یعنی شہید ہوگا۔ (بل احیاء) بالآخر محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ کہ وہ سب سے زیادہ برگزیدہ اور قابل تعریف ہوگا۔ داؤد محبت کرنے والا اور سلیمان اس لئے کہ اس کی وجہ سے ایک شہزادی اسلام لائی۔ (اسلمت مع سلیمان لرب العالمین) علاوہ ان اسماء کے حضور فرماتے تھے۔ کہ دوسرے اسماء بھی لے کر دیکھ لو۔ ارض کے معنے اپنے محور پر گھومنے والی۔ جس کی حرکت محسوس نہ ہو۔ بقرہ کے معنے پھاڑنے والا۔ یعنی زمین پھاڑنے کے لئے سب سے موزوں جانور۔ زنجبیل زنا جبل سے یعنی پہاڑ پر چڑھ گیا۔ یعنی تاثیر میں بہت گرم۔ کافور کفر سے یعنی جوشوں اور گرمی کو دبانے والا۔ غرض حضور نے یہ بات کھول دی۔ کہ اسمائے اشیاء دراصل حقائق اشیاء ہیں۔ پہلے زمانے تو جانے دو۔ اب بھی لوگ نئی اشیاء کا بامعنی نام ہی رکھتے ہیں۔ مثلاً۔ ریڈیو۔ وائرلیس۔ گرامو فون۔ ٹیلیگراف۔ خوردبین۔ دوربین۔ عینک۔ چارپائی۔ فوٹوگراف۔ گلوبند۔ ہنسلی۔ لپ سٹک وغیرہ وغیرہ۔ یہاں تک کہ چیل کا نام اس کے چلچلانے کی وجہ سے ہے۔ اور کوا کاں کاں کرنے کی وجہ سے اور چڑیا چڑ چڑ بولنے کے باعث۔ خلاصہ مطلب یہ کہ خدا نے آدم میں یہ عادت رکھی ہے کہ وہ جس چیز کا نام رکھتا ہے۔ اس پر وہ اس کی خاصیت یا علم کو بند کر دیتا ہے۔ یونہی لغو نام نہیں رکھتا بلکہ نام سے پہلے اس کے خواص معلوم کرتا ہے یہی علم کی کرید اور پھر اس علم کے خزانہ کو نام میں بند کر کے آئندہ نسلوں تک پہنچانا اس کا کمال ہے۔ اور یہ بات فرشتوں کو بھی نصیب نہیں انگریزی دان یوں سمجھ لیں۔ کہ

To Coin a term for a long phrase is the height of human intellect

۱۶۱۔ نکاح معاہدہ ہے، مگر بڑا مضبوط

وقد اخذن منکم میثاقاً غلیظاً (النساء) نکاح اسلام کے نزدیک بے شک ایک معاہدہ ہے مگر دوسرے معاہدات سے اتنا پختہ اور بڑھا ہوا کہ اس کا نام "میثاق غلیظ" ہے۔ پس نہ وہ آسانی سے ٹوٹ سکتا ہے اور نہ ایسا سخت ہے کہ کبھی بھی شکستہ نہ ہو سکے۔ ایک طرف امریکہ کے نکاح ہیں کہ بے وقت چھینک آنے سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اہل ہنود کے پھیرے ہیں۔ کہ کوئی

سرزمین امریکہ میں احمدیت کی ترقی

زبانی اور تحریری طور پر تبلیغ احمدیت

سترہ ۱۷ مزید غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے سخت مشکلات کے باوجود سرزمین امریکہ میں احمدیت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں میں نے جماعت ہائے احمدیہ میں نئی روح پھونکنے کی خاص کوشش کی۔ تاکہ احباب جماعت زیادہ جوش اخلاص اور ولولہ سے تبلیغ اسلام کا مقدس فریضہ ادا کر سکیں۔ اس مقصد میں کامیابی کے لئے میں نے تین باتوں پر زور دیا:۔

تقریروں کی مشق

اول۔ مختلف جماعتوں میں پہلے سے ہی ہفتہ میں دو تین مرتبہ جلسے منعقد کرنے کا انتظام ہے۔ ان جلسوں میں نماز باجماعت ادا ہوتی ہے اور کتب سلسلہ کا درس بھی جاری ہے۔ اتوار کے جلسہ میں غیر مسلم بھی شامل ہوتے ہیں۔ میں نے عرصہ زیر رپورٹ میں ان جلسوں کو زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ احباب جماعت کو تقریر کی مشق کرائی۔ اور درس کتب کو زیادہ موثر بنانے کے لئے یہ ہدایت دی۔ کہ مختلف احباب باری باری جلسہ میں کتب پڑھا کریں۔ مگر ان پڑھنے والوں کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ جلسہ میں پڑھنے سے پہلے گھر سے اچھی طرح تیاری کر کے آئیں۔ جلسہ میں نئی زندگی پیدا ہو۔ اور سننے والوں پر زیادہ اثر ہو۔ اس طرح سے نہ صرف احباب جماعت کو زیادہ فائدہ پہونچیگا۔ بلکہ غیر مسلم حاضرین زیادہ محظوظ ہوں گے۔ اور فریضہ تبلیغ بصورت احسن ادا ہوگا:۔

اشاعت لٹریچر

دوسری بات جس پر میں نے خاص زور دیا۔ وہ اشاعت لٹریچر ہے احباب جماعت ہائے احمدیہ کو خاص ہدایت کی کہ وہ ہمارے لٹریچر کو غیروں میں شائع کریں۔ اس ضمن میں ایک کام یہ کیا۔ کہ ہر فرد کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ رسالہ مسلم سن رائز کے پرانے پرچے غیر مسلموں میں فروخت کریں۔ اس کام میں احباب جماعت نے نہائت دلچسپی سے حصہ لیا۔ شہر Indianapolis کے ایک احمدی نے جو تبلیغ اسلام کا بیحد جوش اپنے اندر رکھتا ہے۔ ایک دن میں ۹ پرچے فروخت کئے:۔

تبلیغی دورہ

میں نے ایک تبلیغی دورہ کیا۔ اور مختلف جماعتوں میں پبلک لیکچر دیئے Pittsburgh. اور کلیولینڈ کے دوستوں نے ان لیکچروں کے متعلق ہینڈبل شائع کئے۔ اور اخباروں میں اشتہار دیئے مندرجہ ذیل مضامین زیر بحث تھے۔

"Science and Religion"
"Palestine Problem"
"Unknown Life of Jesus"
"World Problems and How to Solve them"

تقریروں میں سامعین کی تعداد خاصی ہوتی تھی۔ بعض لوگ تمام تقریروں میں شامل ہوئے اور اسلام و سلسلہ حقہ کا نہائت گہری دلچسپی سے مطالعہ کر رہے ہیں۔ بعض تو اسلام و احمدیت کے نہائت قریب ہو گئے۔ ان تقریروں کا اثر احباب جماعت پر بھی بہت اچھا ہؤا۔ گویا ان میں نئی روح پیدا ہو گئی:۔

شہر کلیولینڈ کے اخبارات کے نمائندے بھی حاضر ہوئے۔ چنانچہ "The Cleveland Plain Dealer" اور "The Cleveland News" دو اخبارات میں ان تقریروں کے متعلق نہائت عمدہ مضامین شائع ہوئے۔ الغرض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہ سلسلہ تقاریر نہائت کامیاب و بابرکت ثابت ہؤا:۔

نومسلمین

میں نے خود بھی زیادہ توجہ سے عرصہ زیر رپورٹ میں اشاعت لٹریچر کا کام کیا۔ امریکہ کے طول و عرض میں لٹریچر ارسال کیا۔ اور اس سعی کے خوشکن نتائج مترتب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ دو کس شہر Philadelphia جو یہاں سے ۸۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے داخل سلسلہ ہوئے۔ ایک صاحب Massachussett جو ریاست کے رہنے والے ہیں۔ اور جن کے نام میں نے کتب سلسلہ اور رسالہ مسلم سن رائز بھیجے تھے تحریر کرتے ہیں۔

"میں نے نہائت دلچسپی سے آپکی ارسال کردہ کتب اور رسالہ مسلم سن رائز کے پرچوں کا مطالعہ کیا۔ میں نے اپنے دوستوں کو یہ رسالجات پڑھنے کے لئے دیئے۔ جن میں سے ایک حکومت امریکہ کا اعلیٰ رکن ہے۔ علاوہ ازیں میں کوشش کر رہا ہوں۔ کہ اس علاقہ میں آپکو لاؤں۔ تاکہ آپ اسلام اور حضرت احمد علیہ السلام کا پیغام پہونچائیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ان کوششوں کے اچھے نتائج پیدا ہوں گے"۔

جس علاقہ سے یہ خط آیا ہے۔ وہ میرے مرکز سے ڈیڑھ ہزار میل کے فاصلہ پر ہے:۔

تبلیغی تقاریر

عرصہ زیر رپورٹ میں کثرت سے تقاریر کے مواقع ملے۔ ان میں سے دو تقریریں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پہلی تقریر شہر Cleveland کے Finn College. نامی ایک کالج میں ہوئی۔ اخبار میں میرے متعلق مضمون پڑھکر مذکورہ بالا کالج کے ایک پروفیسر نے مجھے دعوت دی۔ کہ میں اس کالج میں جا کر اسلام کے متعلق تقریر کروں۔ چنانچہ میں وہاں گیا۔ اور تقریر کی۔ بعد تقریر دیر تک سلسلہ سوال و جواب جاری رہا۔ سوالات کے جواب میں مجھے ان تمام مسائل پر روشنی ڈالنے کا موقعہ ملا۔ جن کے متعلق اعدا اسلام کے زہریلے پروپیگنڈا کے نتیجہ میں اسلام مغرب میں بدنام ہے۔ مثلاً یہ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔ اسلام میں عورتوں کی حیثیت۔ تقادیر الہٰی وغیرہ ذالک

دوسری تقریر شکاگو کے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کے ایک کلب میں ہوئی۔ تقریر کرانے والوں کی خواہش کے مطابق اس تقریر میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مختصر سوانح۔ تعلیم و عقائد اسلام اور تحریک احمدیت کے متعلق شرح و بسط سے بحث کی الغرض ان تقریروں کا بہت گہرا اثر ہؤا۔ اور ان کے ذریعہ بہت لوگوں میں پیغام حق پہونچانے کا موقعہ ملا:۔

انفرادی تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں بہت کثرت سے انفرادی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ مرکز میں قیام کے ایام میں شکاگو دار التبلیغ میں اور سفروں میں بھی بہت کثرت سے اعلےٰ طبقہ کے لوگوں سے ملاقات ہوئی اور ان سے تبادلہ خیالات ہؤا۔ ان میں سے بعض واقعات کا ذکر کر دینا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا:۔

ایک صاحب مجھ سے ملنے کیلئے آئے جو ایک ایسی کتاب لکھ رہے ہیں۔ جس میں انہوں نے ان تمام غیر ملکی اصحاب تحریکات اور رسالجات جن کے ذریعہ یہاں اثر بڑھ رہا ہے ان کا اندراج کرنا ہے۔ ان سے مذہبی مسائل پر میری لمبی گفتگو ہوئی۔ وہ ہمارے سلسلہ کی تاریخ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب جناب مولوی محمد دین صاحب اور خاکسار راقم الحروف کے مختصر حالات اور سلسلہ عالیہ اور رسالہ مسلم سن رائز کی تاریخ لکھ کر لے گئے۔ سلسلہ عالیہ کی صحیح تاریخ درج کرنے کیلئے میں نے ان کو کتاب احمدیت یعنی حقیقی اسلام دی۔ کتاب واپس کرنے کے وقت انہوں نے مجھے کہا۔ کہ "میں نے اس کتاب کو اول سے اخیر تک پڑھا۔ اور اس کو معلومات کا ذخیرہ پایا"۔

ایک دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک اعلیٰ تعلیمیافتہ خاتون جو لیکچرار ہے میرے پاس آئی اور مجھ سے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق لٹریچر مانگا۔ میں نے بعض کتب اور رسالہ مسلم سنرائز کے پرچے دیئے۔ اس خاتون نے ان کتب و رسالجات کا مطالعہ کر کے اسلام کے متعلق تقریر کی۔ اور مجھے بتایا کہ سامعین پر ان کی تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ کچھ دن کے بعد وہ پھر آئیں۔ اور لٹریچر مانگا۔ کیونکہ اسی جگہ ان کو اسلام پر تقریر کا ایک اور موقع ملا۔ دوبارہ کتب لینے کے وقت انہوں نے بتایا۔ کہ لوگوں پر ہمارے لٹریچر کا بہت گہرا اثر ہوا۔ اور سب سے زیادہ اثر قرآن کریم کی آیات اور احادیث کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ انکو میں نے ایسا لٹریچر دیا جس میں قرآن کریم کی آیات اور احادیث کا انگریزی ترجمہ ہے

عید الاضحےٰ کی مبارک تقریب

عرصہ زیر رپورٹ میں عید الاضحےٰ کی مبارک تقریب آئی۔ الحمد للہ مختلف جماعتوں نے نہایت کامیابی سے عید منائی۔ قربانی کی رسم بھی ادا کی تبلیغی جلسے کئے۔ جن میں بکثرت غیر مسلم شامل ہوئے۔ اور قربانی کے گوشت سے کھانا پکا کر حضار محفل کی تواضع کی گئی اور اسلام حج اور قربانی کے فلسفہ پر عمدہ عمدہ تقاریر ہوئیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہ تمام جلسے نہایت کامیاب رہے۔ ان سب میں سے شکاگو کا جلسہ بالخصوص ممتاز رہا۔ الحمد للہ حمداً کثیراً۔

چندہ تحریک جدید سال چہارم

عرصہ زیر رپورٹ میں میں نے بعض جماعتوں میں چوتھے سال چندہ تحریک جدید کی تحریک کی مخلصین سلسلہ نے نہایت اخلاص سے لبیک کہا۔ اس وقت تک ۳۸۱.۵۰ ڈالر کے وعدے ہو چکے ہیں۔ بعض جماعتیں ابھی باقی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ وعدہ کرنے والے مخلصین کو ایفاء وعدہ کی توفیق عطا کرے۔

رسالہ مسلم سن رائز

ماہ فروری میں رسالہ مسلم سنرائز کا ایک اور نمبر شائع ہوا۔ یہ نمبر خاص طور پر مقبول رہا۔ اہل شام اور فلسطین وغیرہ ممالک کے عرب مسلمانوں نے فلسطین کے متعلق میرے مضامین کو بہت پسند کیا۔ نیویارک کی The Arab National League. نے ایک خاص جلسہ منعقد کر کے میرے حق میں شکریہ کا ووٹ پاس کیا۔ اور مجھے بذریعہ خط اطلاع دی۔ اخبار البیان جو نیویارک سے شائع ہوتا ہے اس نمبر کے متعلق لکھتا ہے:

مجلة شمس الاسلام

تلقينا الجزء الأخير لهذه المجلة الكريمة التي يصدرها في شيكاغو باللغة الانكليزية الاستاذ صوفي مطيع الرحمن بنغالي وهو جزء انشاط الجاوي فاذ هو مملوء بالمقالات القيمة والمباحث النفيسة وفيه مقال ممتع في الدفاع عن قضية فلسطين بقلم المفضال الاستاذ بنغالي فلفت اليها انظار قرائنا في شيكاغو وجوارها ونحثهم على مطالعته واطلاع اصدقائهم السياسيين الامريكيين عليه شاكرين في هذه المناسبة الاستاذ الفاضل محرر شمس الاسلام عطفه الكبير على قضية فلسطين ودفاعه الصريح عن الحقيقة في الجوي۔

البيان ۸ فروری

نومسلمین

عرصہ زیر رپورٹ میں سترہ اصحاب مشرف باسلام ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو حقیقی ایمان اور استقامت عطا کرے۔

درخواست دعا

اس مختصر رپورٹ کو ہدیہ ناظرین کرتے ہوئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک

ہانگ کانگ کے ایک مشہور اخبار میں حضرت مسیح موعودؑ کا فوٹو اور حالات

ہانگ کانگ سنڈے ہیرلڈ ۲۷ مارچ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فوٹو کے ساتھ ایک مضمون بعنوان "Ahmad the Warner" شائع کیا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے لکھا ہے:۔ دانیال (۱۲: ۲) میں مسیح ثانی کی آمد کی تاریخ مکہ میں بتوں کے توڑے جانے کے وقت سے بارہ سو نوے سال بعد کی بیان کی گئی ہے۔ زرتشت کی پیشگوئی میں بھی اسی زمانہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیرہ سو سال بعد ظاہر ہوئے۔ اور حضرت احمد علیہ السلام جو دنیا کے لئے نذیر ہو کر آئے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو سال بعد مبعوث ہوئے۔ چنانچہ دائمین احمدی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد وہی موعود نبی ہیں۔ جن کا دنیا صدیوں سے بیتابانہ انتظار کر رہی تھی۔ اور یہ بات اتنی غیر اغلب نہیں جتنی شائد لوگ سمجھتے ہوں۔ کیونکہ لنڈن ایسے شہر میں احمدیوں کی ایک مسجد ہے

جہاں سر ٹیلفورڈ اور لیڈی واف سر فرینک براؤن۔ سر لینڈن میکاسے۔ مس مارگری دیس اور مسٹر پیٹر پولے ایسے لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ موخر الذکر امر کی صحت کے متعلق ہانگ کانگ میں مقیم ایک پنجابی مبلغ محمد اسحٰق صاحب کو پورا یقین ہے نہایت جوش کے ساتھ شستہ انگریزی میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے ہمیں بتایا۔ "اس امر کی پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ کہ مسیح موعود کو دو بیماریاں لاحق ہونگی۔ ایک بیماری جسم کے اوپر کے حصہ میں اور دوسری نچلے حصہ میں۔ نیز یہ کہ اسکے سر کے بال سیدھے ہونگے اس کا رنگ گندم گوں ہوگا۔ وہ زمیندار قوم سے ہوگا علاوہ ازیں گفتگو کرتے وقت وہ اپنا ہاتھ بار بار رانوں پر ماریگا نیز اسے مہدویت اور مسیحیت کے دونوں مقام حاصل ہونگے چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا"۔

گفتگو جاری رکھتے ہوئے محمد اسحٰق صاحب نے کہا "مسیح موعود ایک بہت بڑا نذیر ہے۔ اس نے تقسیم بنگالہ۔ زار روس کی تباہی۔ کوریا کے الحاق۔ ایران کے انقلاب۔ ہندوستان میں طاعون کے ظہور۔ زلزلوں کی آمد۔ تھریس میں ترکوں کی شکست امریکہ کے جھوٹے مسیح ڈاکٹر ڈوئی کی ہلاکت اور جنگ عظیم کے متعلق پیشگوئیاں کیں"۔ یہ کہتے ہوئے انہوں نے ایک کتاب پیش کی۔ اور اسے پڑھنے کیلئے کہا۔

کتاب کے مضمون پر نظر ڈالنے سے ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت احمد کو زلزلوں کے متعلق کافی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ آپ نے لکھا ہے۔ "یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہ ہونگے

احباب و بزرگان سلسلہ سے نہایت الحاج سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ اس عاجز کے حق میں دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالےٰ میرے گناہ معاف فرمائے جملہ مشکلات کو دور کرے۔ اور غیبی تائید و نصرت سے امریکہ کے طول و عرض میں اسلام و احمدیت کو پھیلانے کی توفیق عطا کرے۔ نیز میری بیوی بچے اور امریکہ کے تمام مخلص احمدیوں کے حق میں بھی دعا فرمائیں۔ والسلام

عاجز طالب دعا مطیع الرحمن بنگالی مبلغ امریکہ

حقیقت اسلام پر عالمانہ تقریر

اسلام مخلوق کو خالق سے ملانے والا رستہ ہے

۱۱ اپریل کو جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے سرگودہا میں حقیقت اسلام پر ایک دلچسپ تقریر فرمائی۔ جس کا مفہوم افادہ عام کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

آپ نے فرمایا۔

حقیقت اسلام کا فقرہ اپنے مفہوم کے لحاظ سے کئی رنگوں میں استعمال ہو سکتا ہے۔ مثلاً بعض چیزیں اسلام کی طرف عقائد اور تعلیم کے رنگ میں ایسی منسوب کی گئی ہوں جو اسلام کی حقیقت کے مقابلہ میں اسلام نہ کہلا سکیں۔ تو ان اغلاط کو دور کر کے اسلام کی صحیح تعلیم پیش کرنا۔ حقیقت اسلام کہلائے گا۔ اسی طرح اعمال کا سلسلہ ہے اس ضمن میں آپ نے فرمایا۔ کہ اسلام کے معنے خدا تعالے کے قانون شریعت اور قانون قدرت کی پیروی کرنا ہے لغت بھی ان ہی معنوں کی تائید کرتی ہے۔ قانون قدرت کے لحاظ سے کائنات کا ذرہ ذرہ مسلم ہے۔
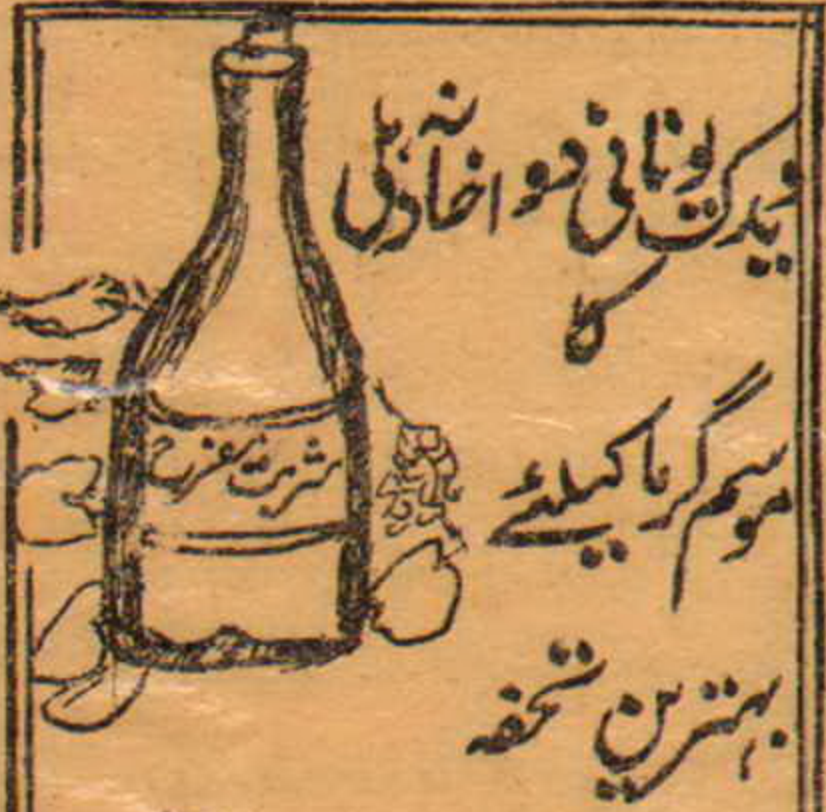
دنیا کے تمام لوگ مفہوم اور مطلب کے لحاظ سے مسلم ہیں۔ ہندو ویدوں کو قانون شریعت کی اتباع کے واسطے مانتے ہیں۔ انجیل اور توراۃ کا بھی یہی مطلب ہے۔ کہ خدا کی شریعت کے فرمانبردار بنایا جائے۔ گویا یہ کتابیں انہیں قانون شریعت کا تابعدار یعنی مسلمان بنانا چاہتی ہیں۔ اگر اجنبیت زبانی کو نظر انداز کر دیا جائے تو حقیقت اسلام وسعت کے ساتھ تمام جہان پر چھائی ہوئی ہے۔ اسلام کی حقیقت جن آیات میں بیان کی گئی ہے۔ ان کے متعلق اللہ تعالے فرماتا ہے۔ جو بھی اس قانون کی تابعداری نہیں کرتا۔ ھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔ وہ آخر کار گھاٹا پانے والوں میں سے ہے۔ مثلاً قانون قدرت کے متعلق ہی دیکھ لو۔ سنکھیا ایک زہر ہے جو بھی اسے کھائے گا۔ خسارہ اٹھائے گا۔ قانون قدرت نے آگ میں جلانے کی خاصیت رکھی ہے۔ جو بھی اس میں ہاتھ رکھے گا۔ اس کا ہاتھ جلے گا۔ یہی حال قانون شریعت کا ہے انسان کو چاہیئے کہ ظاہر اور باطن میں اپنی استعداد کے مطابق مخلوق کے دائرہ کو مکمل کرے اور خالق کے تعلق کو قائم کرے کامل اور سچے دین کا مدعا خدا تک پہنچانا ہے۔ دین کے معنے رستہ کے ہیں یعنی جو ایک طرف سے شروع ہو اور دوسری طرف جا کر ختم ہو۔ مذہب وہ رستہ ہے جو خالق سے شروع ہو کر مخلوق تک پہنچتا ہے۔ اور مخلوق کو خالق سے ملاتا ہے اسلام اسی حقیقت کو پیش کرتا ہے اور پورا بھی کرتا ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا ہر شخص کے دل میں خدا تعالے تک پہنچنے کی تڑپ ہے۔ اور طبعاً اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اب بھی کوئی ایسا راستہ ہے جس پر چل کر وہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ مگر وہ تمام مذاہب پر نظر دوڑا کر مایوس ہو جائے گا۔ مگر اسلام ایسا مذہب ہے جس میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ اسلام کے سوا کسی مذہب نے دعویٰ نہیں کیا کہ خدا اب بھی بولتا ہے۔ روحانی برکات اور فیوض اسی طرح نازل کرتا ہے۔ جس طرح پہلے زمانوں میں کرتا تھا۔ اسلام میں ہر صدی کے سر پر ایسے دعویٰ کرنے والے ہوتے رہے۔ جنہوں نے اپنے تجربہ کی بنا پر فرمایا۔ کہ اس راستہ پر چل کر ہم نے خدا کو پا لیا ہمارے زمانہ میں بھی ہمارے ہی ملک میں اس راستے پر چل کر۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور فرمانبرداری کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تک پہنچے۔ آپ نے خدا تعالے سے ہمکلام ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ خدا سے علم پا کر غیب کی خبریں بیان کیں جو پوری ہوئیں۔ اور ہو رہی ہیں۔ آپ نے دنیا کو للکارا کہ حقائق لدنی اور خدا تعالے کی شریعت کے رموز جانتے ہیں۔ میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میری پیشگوئیوں کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ ایک پہلو حقیقت اسلام کا زندگی کے لحاظ سے ہے۔

دوسرا پہلو حقیقت اسلام کا ایمانیات کے لحاظ سے ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ عقائد اور اعمال۔ عقائد کا تعلق روح اور دل سے ہے۔ اور اعمال کا ظاہری جوارح سے ظاہری عبادت روح کے اندرونی جذبہ اور دل کی محبت کا اظہار ہے۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے عبادات کی حکمت نہایت لطیف پیرایہ میں بیان کی۔ تقریر تقریباً ایک گھنٹہ رہی۔ حاضری کافی تھی۔ مختلف مذاہب کے لوگ شامل جلسہ ہوئے اور نہایت اچھا اثر لے کر گئے۔
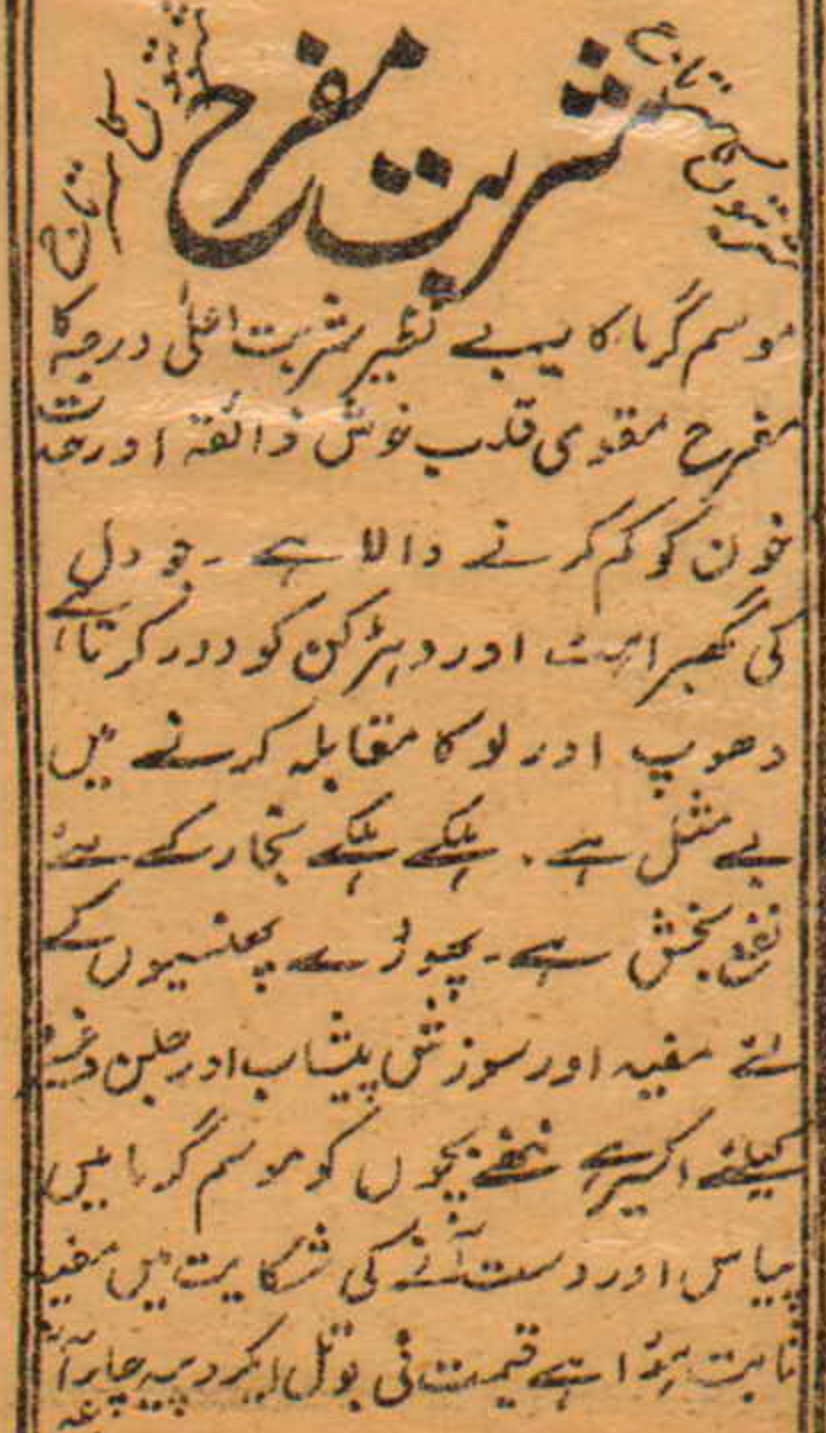
خاکسار:۔ غلام رسول قمر

وصیتیں
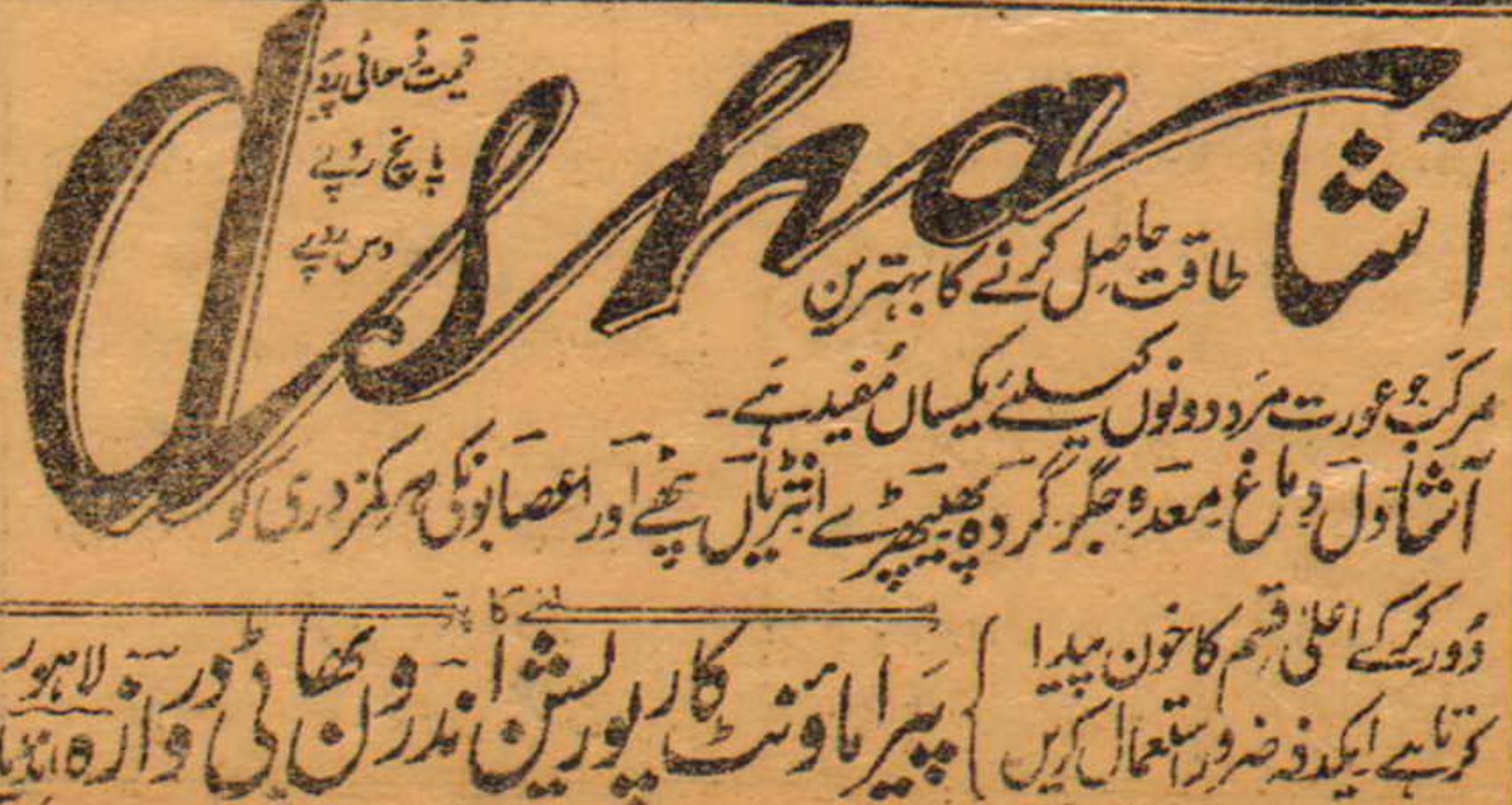
نمبر ۴۹۵۰: منکہ نور الہی بیگم زوجہ چوہدری سعد الدین صاحب قوم گوجر عمر ۱۸½ سال پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔ میری جائداد حسب ذیل زیور طلائی وزن ۱۶½ تولہ قیمت -/۵۶۱ روپے کا ہے۔ علاوہ ازیں -/۳۶۰ روپے حق مہر بذمہ شوہر خود ہے۔ میں اس کے ⅓ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس وصیت کا عمل درآمد میری وفات پر ہوگا۔ اس

جائیداد کے علاوہ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔
اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔
الامتہ۔ نور الٰہی بیگم زوجہ چوہدری سعد الدین
گواہ شد:۔ سعد الدین احمدی اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز گوجرخان
گواہ شد:۔ محمد خان سکرٹری مال انجمن احمدیہ کھاریاں۔

نمبر ۵۰۲۸ منکہ رحیم بی بی زوجہ چوہدری محمد اسماعیل صاحب اور سیر قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمرہ ۳۰ سال تاریخ بیعت ۲۷ ۱۲/۳۷ ساکن ونجواں ڈاکخانہ بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۳/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
اسوقت میری موجودہ جائیداد جس کی تشریح درج ذیل ہے۔ مبلغ ۲۵۰/۰ روپے کی ہے۔ اس جائیداد کا یا جس قدر بھی میری زندگی میں میری اور جائیداد بڑھ جائے ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بحساب ماہوار اقساط داخل کرونگی نیز میرے مرنے پر جسقدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

تشریح جائیداد موجودہ

(۱) مہر مبلغ دو سو روپیہ خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے۔ (۲) انام طلائی ڈنڈیاں طلائی کلانٹے طلائی وزنی ۵ تولہ بحساب فروخت زیور مبلغ ۳۰ روپے فی تولہ ۱۵۰/۰ کل موجودہ جائیداد مبلغ ۲۵۰/۰ روپے
الامتہ۔ رحیم بی بی زوجہ محمد اسماعیل اور سیر نشان انگوٹھا۔
بقلم خود محمد اسماعیل اور سیر نمبر دار ونجواں
گواہ شد:۔ فقیر محمد امیر جماعت احمدیہ ونجواں نشان انگوٹھا۔
گواہ شد:۔ مولا داد سیکرٹری مال ونجواں نشان انگوٹھا۔

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ عطاء اللہ صاحب قریشی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سب جج درجہ سوئم باختیارات خفیفہ بٹالہ

دعویٰ ۱۱ ۱۹۳۸ء

منا رام ولد میلا رام قوم کھتری سکنہ بٹالہ بنام فضل دین وغیرہ

دعویٰ ۶۰/۰

بنام فضل الدین۔ محمد الدین پسران فتح دین اقوام جٹ ساکن حال چک ۱۲۵ علی محمد والا تحصیل سنجوڑہ ضلع نواب شاہ (سندھ)

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمّی فضل الدین وغیرہ مذکو تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۲۷ ۴/۳۸ کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا نہیں ہونگے۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔
آج بتاریخ ۲۱ ۳/۳۸ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔
(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

استنبول ۲۱ اپریل۔ مرکزی اناطولیہ میں کل جس قیامت خیز زلزلہ کی اطلاع دی گئی تھی۔ اس کے متعلق مزید تفصیلات مظہر ہیں۔ کہ ۸۰۰ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ یا اگر ہلاک نہیں ہوئے تو مفقود الخبر ہیں۔ متاثرہ اضلاع سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حادثہ سے جس کی ٹرکی کی گذشتہ تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ وسیع رقبہ جات بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔ ۸۰ دیہات کا نام ونشان مٹ گیا ہے۔ اور ۲۲ اور کامل طور پر تباہ ہو گئے ہیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ ۵ ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ بہت سے لوگ کھلے میدانوں میں جہاں بڑے بڑے گہرے گڑھے پڑ گئے ہیں۔ اور ان میں کبھی کبھی ابلتا ہوا پانی اچھلتا ہے کیمپوں کے اندر پناہ گزین ہیں۔ بعض اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ خاندانوں کے خاندان ملبہ کے ڈھیروں کے نیچے مدفون ہو گئے ہیں۔

لاہور ۲۱ اپریل۔ آج شام ڈاکٹر سر محمد اقبال کی نعش سپرد خاک کی گئی۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۶۱ سال کی تھی۔ وہ گذشتہ چند ہفتوں سے صاحب فراش تھے۔ گو انہیں ضیق النفس کی دیر سے شکایت تھی۔ لیکن عرصہ تین ماہ سے اس مرض نے زیادہ شدت اختیار کر لی تھی۔ اور بالآخر یہی ان کی وفات کا موجب ہوئی۔ آج پانچ بجے شام ان کی اقامت گاہ واقعہ میورود سے جنازہ اٹھایا گیا۔ جنازہ کے جلوس میں ہائی کورٹ کے جج۔ سرکاری افسر اور دیگر بہت سے لوگ شامل تھے۔ بادشاہی مسجد میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور مسجد کے باہر انہیں دفن کیا گیا۔ لاہور کے سرکاری دفاتر سکول اور کالج ان کے اعزاز کے طور پر بند رہے۔

بمبئی ۲۱ اپریل۔ آج شام فساد زدہ رقبہ میں ہیجان پھیل گیا۔ جب کہ چند مفسدہ پردازوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ فسادات دوبارہ شروع ہو گئے ہیں۔ دکانداروں نے دکانیں بند کر دیں پولیس نے موقع پر پہنچ کر ۳۰ آدمیوں کو غلط افواہیں پھیلانے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ اس کے علاوہ اکے دکے حملے بھی ہوئے جس کے نتیجہ میں ۱۶ اشخاص کو زخم آئے۔ فسادات کے آغاز سے لے کر اس وقت تک مقتولین کی تعداد ۹ اور مجروحین کی ۹۵ تک پہنچ گئی ہے گرفتاریوں کی کل تعداد ۱۴۵۷ ہے آخری اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسجد بندر کے قریب ایک شخص کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا گیا آج پولیس نے مزید ۲۱۰ اشخاص کو گرفتار کیا۔

بیت المقدس ۲۱ اپریل۔ کل لبنان کے قریب عربوں کے ایک گروہ اور پولیس کے درمیان تصادم ہو گیا جس کے نتیجہ میں ۵ عرب ہلاک ہو گئے۔

حیفا ۲۱ اپریل۔ جنین کے قریب دو برطانی سپاہیوں کو ایک کمین گاہ سے حملہ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ آج فلسطینی کمیشن کے ارکان مارسیلز سے فلسطین روانہ ہو گئے۔

الہ آباد ۲۱ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حال میں گاندھی جی نے وائسرائے سے جو ملاقات کی تھی۔ اس میں اڑیسہ کی قائم مقام گورنر شپ کے قضیہ کے حل کے لئے سر تیج بہادر سپرو کا نام بطور گورنر پیش کیا تھا اس کے بعد وائسرائے کی سر تیج بہادر سپرو سے ملاقات بھی اسی وجہ سے عمل میں آئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ عنقریب اس بارے میں اعلان کیا جائیگا۔

لاہور ۲۱ اپریل۔ حکومت پنجاب نے حصار کے فسادات کے متعلق ایک مضمون شائع کرنے کے الزام میں "ہندی ملاپ" اور اس مطبع سے جس میں وہ طبع ہوتا ہے۔ پانچ پانچ سو روپے کی ضمانت طلب کی ہے۔

جنیوا ۲۱ اپریل۔ سابق شاہ نجاشی نے جنیوا میں اطلاع بھیجی ہے۔ کہ لیگ کونسل کے اجلاس میں جو یکم مئی سے شروع ہو گا وہ بھی اپنا نمائندہ بھیجیں گے۔

بنوں ۲۱ اپریل۔ وزیرستان سے کئی ایک وارداتوں کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اگلے دن جنوبی وزیرستان میں ایک فوجی سکاؤٹ اور ایک برطانی افسر ہلاک کر دیئے گئے۔ کل شمالی وزیرستان میں سفر کرنے والے فوجی دستے پر گولیاں چلائی گئیں۔ شمالی وزیرستان کے چار ہزار قبائلی لوگوں نے بنوں سے ۲۷ میل دور ایک مقام پر جمع ہو کر حکومت کے اس رویہ کے خلاف احتجاج کیا۔ کہ اس نے بہت سے دیہات میں چھاپے مار کر لوگوں کی تلاشی لی اور ان پر مجموعی طور پر جرمانہ عائد کر دیا۔

پشاور ۲۱ اپریل۔ آج ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند گورنر سرحد اور اپنے سٹاف کے ہمراہ کوہاٹ پہنچے۔ جہاں آدم خیل جرگہ نے ان کا خیر مقدم کیا۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹی کوہاٹ نے ہز ایکسیلنسی کو سپاسنامے پیش کئے۔

رنگون ۲۱ اپریل۔ برما کے مختلف شہروں سے زلزلوں کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ جمعرات کو ٹونگو اسب ڈویژن میں دو جھٹکے محسوس کئے گئے جس کے نتیجہ میں کچھ نقصان بھی ہوا اسی طرح شیوبو میں یکے بعد دیگرے تین جھٹکے محسوس کئے گئے۔ لیکن چونکہ وہ زیادہ شدید نہیں تھے۔ اس لئے کوئی نقصان نہیں ہوا۔

کلکتہ ۲۱ اپریل۔ بدھ کی شام کو مشرقی بنگال کے اضلاع میں شدید طوفان آب و باد آیا۔ نقصان زیادہ تر تانگیل سب ڈویژن اور ضلع میمن سنگھ میں ہوا۔ جہاں مکانات گر گئے اور درخت اکھڑ گئے۔ کئی اموات بھی واقع ہوئیں۔

پیرس ۲۱ اپریل۔ فرانس میں غیر ملکیوں کی کڑی نگرانی کرنے کے متعلق جو ایجی ٹیشن جاری تھی۔ اس کے پیش نظر بعض اقدامات عمل میں لائے گئے ہیں چنانچہ تمام محکموں کے ذمہ دار حکام کو شدید نگرانی کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ پولیس کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ غیر ملکی مشتبہ لوگوں کی پوری پوری تحقیقات کرے اسی طرح غیر ملکیوں کے اخراج کے متعلق ایک وزارتی کمیشن مقرر کیا گیا ہے چنانچہ ان اقدامات کے ماتحت گذشتہ ہفتہ ۲۲۰ غیر ملکی فرانس سے باہر بھیجے گئے۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ انگلستان کے مشہور شاعر اور مورخ مسٹر ہنری جان نیو بولٹ کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے بعض عمدہ تصانیف اپنی یادگار کے طور پر چھوڑی ہیں۔ یہ تصانیف زیادہ تر بحریات کے متعلق ہیں۔ اسی طرح ایک اور مصنف مسٹر فلسن ینگ کا بھی انتقال ہو گیا۔

امرتسر ۲۱ اپریل۔ امرتسر میں ہیضہ کی وبا پھیل رہی ہے۔ اس وقت تک شہر میں ۱۹ اموات ہو چکی ہیں۔

بخارسٹ ۲۱ اپریل۔ رومانیہ میں فسطائیوں کی گرفتاریاں جاری ہیں اخبارات میں رومانیہ کے فسطائی لیڈر کارڈینو کی ایک خفیہ چٹھی شائع ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رومانیہ کے دو سو سیاسی لیڈروں کو جن میں کابینہ کے ممبر بھی ہیں۔ قتل کرنے کی تجویز کی گئی تھی۔

جبل پور ۲۱ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ریاست بہادر پور کے کسانوں نے بھی مالیہ کی ادائیگی سے انکار کر دیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ریاست کی طرف سے نہ قانون جنگلات میں ترمیم کی گئی ہے۔ نہ مالیہ میں معافی دی گئی۔ اور نہ بیگار کی رسم کو منسوخ کیا گیا ہے۔ ریاست میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۱ اپریل۔ رشد لیڈر مسماۃ ستیا دیوی کو آج گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے دہلی کے قریب ایک دیہاتی کانفرنس میں باغیانہ تقریر کی تھی

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی